روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر:213029

C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com

Email:editor@alfazal.com

منگل 12 جولائی 2005ء 4 جمادی الثانی 1426 ہجری 12 وفا 1384 ھش جلد 55-90 نمبر 155

مختلف ممالک کے احباب جماعت کی خلافت سے وابستگی، فدائیت اور اخلاص کا تذکرہ

آج جانی و مالی قربانیوں کے عجیب نظارے صرف جماعت احمدیہ میں نظر آتے ہیں

افریقہ، کینیڈا اور برطانیہ میں بیوت الذکر کی تعمیر کی ایمان افروز تفاصیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 8 جولائی 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 جولائی 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ میں اپنے دوروں کا ذکر فرماتے ہوئے مختلف ممالک کے احباب جماعت کی خلافت سے وابستگی، فدائیت، اخلاص اور ان کی رضائے الٰہی کی خاطر قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے حسب معمول یہ خطبہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے اپنے دوروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے نتیجہ میں عموماً جماعت میں ترقی کی طرف قدم بڑھانے کا رجحان بڑھتا ہے۔ تربیتی لحاظ سے بھی مالی قربانی میں بڑھنے کے لحاظ سے بھی اور دعوت الی اللہ کے نظام کے لحاظ سے بھی۔ اگر کسی جگہ ٹھہراؤ کی صورت ہو تو اس تعلق کی وجہ سے جو جماعت احمدیہ کو خلافت سے ہے ان دوروں کی برکت سے قدم ترقی کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود کو ماننے اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے ہے۔ اس کے نظارے افریقہ اور کینیڈا میں بھی نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق جوڑ کر اس مقصد کو حاصل کرے جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ دنیا کو خدا کی طرف لانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے دین کی خوبصورت تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں بلکہ دنیا کو بھی روشناس کرائیں۔

لندن میں گزشتہ روز ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ظلم اور بربریت کی ایک مثال ہے جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ حضور انور نے مختلف ممالک کے دوروں کے دوران احباب جماعت کے اخلاص، فدائیت، نیکیوں میں مسابقت، بے مثال مالی قربانیاں کرنے اور بیوت الذکر یا نماز کے سنٹرز تعمیر کرنے کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ افریقہ میں 4 بیوت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور 6 نئی بیوت الذکر کا افتتاح ہوا۔ افریقن احمدی بیوت الذکر کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ کینیڈا کی جماعت بھی مالی قربانی کا جوش رکھتی ہے۔ اس ملک میں بھی 3 بیوت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ وینکوور کی بیت الرحمٰن کی تعمیر کا سارا خرچ ایک مخلص احمدی نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ کیلگری میں بھی بہت بڑا منصوبہ ہے۔ 7,6 ملین ڈالر کے خرچ سے بہت عظیم بیت الذکر تعمیر کی جائے گی۔ اسی طرح کینیڈا کے بعض دوسرے شہروں میں بھی بڑے بڑے پلاٹ نیز نماز سنٹرز کے لئے بڑی بڑی عمارتیں خریدی گئی ہیں۔ ایک بڑی عمارت 18 ایکڑ زمین کے ساتھ حاصل کی گئی ہے۔ جس کا سارا خرچ ایک احمدی نے ادا کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قربانیوں کے یہ عجیب نظارے آج صرف جماعت احمدیہ میں ہی نظر آتے ہیں۔ دنیا لہو ولعب اور کھیل کود میں پیسے ضائع کر رہی ہے جبکہ احمدی قرب الٰہی کے لئے پیسے کو استعمال کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال ضائع نہیں جاتا بلکہ خدا اسے 700 گنا یا اس سے بھی بڑھا کر دیتا ہے۔ ان چندوں اور مالی قربانیوں کے نتیجہ میں دوسری نیکیوں کی بھی توفیق ملتی ہے اور اللہ کے افضال نازل ہوتے ہیں جن کی برکت سے انسان ہدایت کی راہ پر قائم رہتا ہے۔

حضور انور نے جماعت احمدیہ برطانیہ کی قربانیوں اور خلافت سے محبت و عشق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ UK کی جماعت اللہ کے فضل سے قربانیوں میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ہر آواز اور ہر تحریک پر صف اول میں شمار ہونے والوں میں ہے۔ اس ضمن میں یو۔ کے جماعت کی مالی قربانیوں کا بھی حضور انور نے کسی قدر تفصیل سے ذکر فرمایا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اس جلسہ کو چونکہ مرکزی جلسہ کی حیثیت حاصل ہے اس لئے ہر ملک سے بکثرت لوگ آتے ہیں۔ اس سال جلسہ کے لئے متبادل جگہ کرایہ پر لی گئی ہے۔ ممکن ہے بہت سے کام معیاری نہ ہوسکیں اس لئے کارکنان بھی اس کا خیال رکھیں اور مہمان بھی خامیوں کو برداشت کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کو اب جلسہ کے لئے وسیع جگہ تلاش کر کے خریدنی ہوگی اس کے لئے کمر ہمت کس لیں اور جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے احباب جماعت بہت دعائیں کریں۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو نیکیوں میں بڑھنے اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا بنائے اور ہدایت کے راستوں پر چلاتا چلا جائے۔

مالی قربانی کرنے والوں کیلئے دعا

حضرت عبداللہ بن اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم صدقات لے کر آتی تو آپ دعا دیتے **اللھم صل علیٰ آل فلان** کہ اے اللہ فلاں کی آل پر بھی فضل فرما۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صلوۃ الامام و دعائه حدیث نمبر:1402)

لو سے بچنے کا نسخہ

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

میں نے لو سے بچنے کا ایک نسخہ بنایا ہوا ہے۔ گلونائن۔ نیٹرم میور اور آرسنک ملا کر 30 طاقت میں گھر سے نکلنے سے پہلے ایک خوراک استعمال کر لی جائے تو اللہ کے فضل سے سارا دن سر درد نہیں ہوگا۔

(ہومیو پیتھی علاج بالمثل ص 402)

کمپیوٹر کورس خدام الاحمدیہ

❁ خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خواتین وحضرات اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم ایوان محمود سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

Computer Professional Certificate Course-1

BasicIntroduction (Concepts, UrduEnglish Typing, Operating System)

MS Office (Word ,Excel, PowerPoint)

Internet/Composing/Designing (Inpage, Corel Draw)

Hardware Introduction & Trouble Shooting

دورانیہ 2 ماہ کورس فیس-/1500 روپے۔

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ خدام الاحمدیہ پاکستان)

لینگویج کلاسز کا آغاز

❁ وقف نو لینگویج انسٹی ٹیوٹ دارالرحمت وسطی ربوہ میں موسم گرما کی تعطیلات میں مندرجہ ذیل زبانوں کے شارٹ کورسز کا انتظام کیا گیا ہے۔ خواہشمند واقفین اور واقفات نو مورخہ 14 جولائی بروز جمعرات بوقت 5:30 بجے سہ پہر لینگویج انسٹی ٹیوٹ دارالرحمت وسطی ربوہ میں تشریف لے آئیں۔

❁ عربی ❁ سپینش

❁ فرنچ ❁ انگریزی

(انچارج لینگویج انسٹی ٹیوٹ۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری کے حیرت انگیز نمونے قائم فرمائے

(احادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے عجز وانکسار کے دلربا واقعات کا حسین تذکرہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11/ مارچ 2005ء 11/ امان 1384 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ مورڈن، لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الفرقان آیت 64 کی تلاوت کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سلام۔

ان عبادالرحمٰن میں سے سب سے بڑے عبدرحمٰن وہ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کی قوت قدسی نے عبادالرحمٰن پیدا کئے۔ تکبر سے رہنے والوں کو عجز کے راستے دکھائے۔ ان کے ذہنوں سے غلام اور آقا اور امیر اور غریب کی تخصیص ختم کر دی۔ یہ سب انقلاب کس طرح آیا۔ یہ اتنی بڑی تبدیلی دلوں میں کس طرح پیدا ہوئی۔ کیا صرف پیغام پہنچانے سے؟ تعلیم دینے سے؟ نہیں، اس کے ساتھ ساتھ خود بھی عبدیت کے اعلیٰ معیار آپؐ نے قائم کئے۔ خود بھی یہ عاجزی اور انکساری کے نمونے دکھا کر اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھایا کہ جو کچھ مَیں کہہ رہا ہوں اس کے اعلیٰ معیار بھی تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ یہ عاجزی اور انکساری کے نمونے آپؐ نے عمل سے دکھائے کہ یہ میری زندگی کے ہر پہلو میں نظر آئیں گے۔ معاشرے کے غریب اور کمزور طبقے سے بھی میرا یہی سلوک ہے، جاہل اور اجڈ لوگوں سے بھی میرا یہی سلوک ہے، بڑوں سے بھی یہی سلوک ہے اور چھوٹوں سے بھی یہی سلوک ہے۔ اور یہی سلوک ہے جو میری زندگی کے ہر لمحے میں ہر ایک کے ساتھ تمہیں نظر آئے گا۔ اور یہی کچھ دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ نے آپؐ کو یہ سند عطا فرمائی کہ (۔) (القلم:5)۔ یعنی ہم قسم کھاتے ہیں کہ تو اپنی تعلیم اور عمل میں نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی اس قسم نے آپؐ کو عاجزی میں اور بھی بڑھایا۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت حسین بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے میرے حق سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بندہ پہلے بنایا ہے اور رسول بعد میں۔

(مجمع الزوائد هيثمی جلد 9 صفحه 21)

اور حضرت حسینؓ کا یہ جو بیان ہے یہ کسی شخص کے اُس رویّہ پر ہے جس نے آپؐ سے بے انتہا محبت کر کے غیر ضروری طور پر بعض الفاظ آپؐ کے لئے استعمال کر دیئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تم جو میرے لئے الفاظ استعمال کر رہے ہو مجھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات اپنے لئے یاد ہے کہ یہ الفاظ آپ نے اپنے لئے فرمائے تھے کہ مجھے بھی میرے حق سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کرو۔ پس یہ ہے عاجزی کی وہ اعلیٰ مثال جو آپؐ نے اپنی اولاد در اولاد میں بھی پیدا کر دی کہ یاد رکھو کہ میں بھی اللہ کا بندہ ہوں یعنی (۔) (الكهف: 111) کی وضاحت فرمائی اور پھر فرمایا کہ پھر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھ پر وحی نازل فرمائی اور اپنا رسول بنایا۔ یہ اعلیٰ درجہ کی ہدایت اور آپ کا جواب آپ کے مقام کو اور بھی بلند کرتا ہے۔ آپ کیونکہ ایک اعلیٰ درجہ کے عبد کامل تھے اس لئے یہ تعلیم دی اور اس پہ بڑا زور دیا کہ مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا۔

اس بارے میں ایک اور روایت میں آتا ہے، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری بہت زیادہ تعریف نہ کرو جس طرح عیسائی ابن مریم کی کرتے ہیں۔ مَیں صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ پس تم صرف مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو۔ (بخاری كتاب احاديث الانبياء ـ باب قول اللّٰه واذكر فی الكتب مريم......)۔

تو فرمایا کہ مَیں تو ایک عاجز انسان ہوں، ایک بشر ہوں، اللہ کا بندہ ہوں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہونے کے ناطے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے تم نے میری پیروی کرنی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری شریعت مجھ پر اتاری ہے اور یہ کامل اور مکمل تعلیم بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ خدا کے مقام کو بندے کے مقام سے نہ ملاؤ۔ اور عیسائیوں کی طرح نہ کرنا جنہوں نے ایک عاجز انسان کو جو خدا کا نبی تھا اور نبی بھی ایک محدود قوم کے لئے تھا، اس عاجز انسان کو انہوں نے خدا کا بیٹا بنا لیا۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپؐ کی اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت کے برابر ہے لیکن آپ نے امت کو یہی تلقین کی کہ اس سے یہ نہ سمجھنا کہ میرا مقام بندگی سے بڑھ گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

"(۔) (الكهف: 111) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ پھر دیکھو کہ اقتداری معجزات کے ملنے پر بھی حضورؐ کے شامل حال ہمیشہ عبودیت ہی رہی اور بار بار (۔) (الكهف: 111) ہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ کلمہ توحید میں اپنی عبودیت کا اقرار ایک جزو لازم قرار دیا۔ جس کے بدوں مسلمان، مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔ سوچو اور پھر سوچو، پس جس حال میں ہادی اکمل کی طرز زندگی ہم کو یہ سبق دے رہی ہے کہ اعلیٰ ترین مقام قرب پر بھی پہنچ کر عبودیت کے اعتراف کو ہاتھ سے نہیں دیا تو اور کسی کا تو ایسا خیال کرنا اور ایسی باتوں کا دل میں لانا ہی فضول اور عبث ہے"۔

(رپورٹ جلسه سالانه 1897ء صفحه 140)

پھر روزمرہ کے معمولات ہیں ان میں بھی امت کی تربیت کے لئے کوئی موقع بھی آپؐ

ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے جس سے آپؐ کے بشر ہونے اور عاجز ہونے کا اظہار نہ ہوتا ہو۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی مگر اس میں کچھ کمی بیشی ہوگئی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو عرض کی گئی کہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیا کہہ رہا ہے؟ تو صحابہؓ نے عرض کی کہ آپؐ نے اتنی نماز پڑھائی ہے، کچھ کم یا زیادہ تھی۔ یہ سن کر آپؐ قبلہ رخ مڑ گئے اور دو سجدے کئے۔ سجدہ سہو کیا، پھر سلام پھیرا، پھر ہماری طرف چہرہ کرکے فرمایا کہ اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو مَیں تمہیں ضرور بتاتا لیکن مَیں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ مَیں بھی بھولتا ہوں جس طرح کہ تم بھولتے ہو۔ پس جب مَیں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروادیا کرو۔ اور جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے شک گزرے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو چاہئے کہ وہ یقینی بات کو اختیار کرے اور پھر فرمایا کہ سجدہ سہو کرلیا کرو۔

(کتاب الصلوٰۃ باب التوجّہ نحو القبلۃ حیث کان)

پھر حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور مَیں بھی ایک بشر ہوں اور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے ایک اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو اور مَیں جو سنوں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کردوں۔ پس جس کو مَیں اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دوں تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ ایسی صورت میں اس کو آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں گا۔

(البخاری کتاب الجهاد والسیر باب حفر الخندق)۔

باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ آپؐ کامل انسان تھے اور ظاہر ہے کہ کامل انسان کی فراست بھی ایک اعلیٰ درجہ پر پہنچی ہوئی فراست تھی۔ اور اس فراست سے بھی آپؐ جھوٹ اور سچ کا کچھ اندازہ لگا سکتے تھے لیکن ایک بشر ہونے کا احساس آپؐ کو اس قدر تھا، فرمایا کہ اگر مجھ سے اپنے حق میں غلط فیصلہ کرواؤ گے تو آگ کا ٹکڑا کھاؤ گے۔

آج کل دیکھ لیں ایک معمولی عقل والا انسان بھی ہو، کوئی اس کو فیصلے کا اختیار دیا جائے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ مجھے تمہاری باتوں سے اندازہ ہوگیا ہے۔ اتنی فراست مجھ میں ہے کہ میں سچ اور جھوٹ کو دیکھ لوں۔ لیکن آپؐ کا ایک بڑا محتاط طریقہ تھا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ آپؐ عاجزی اور انکسار کا کس طرح اظہار فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسن خلق کا مالک نہیں تھا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ صحابہ میں سے یا اہل بیت میں سے کسی نے آپؐ کو بلایا ہو اور آپ نے اس کو 'لبیک' یا 'حاضر ہوں' کہہ کر جواب نہ دیا ہو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔ (القلم: 5) کہ تو خلق عظیم پر فائز کیا گیا ہے۔ تو دیکھیں بادشاہ دو جہان اللہ کا سب سے پیارا، آخری نبی لیکن عاجزی کی یہ انتہا کہ ہر بلانے والے کو ایک عام آدمی کی طرح جواب دے رہے ہیں کہ مَیں حاضر ہوں۔ بلکہ عام آدمی سے بھی بڑھ کر عاجزی دکھاتے ہوئے۔

پھر حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے دیکھا کہ حضورؐ اپنی سوٹی کو ٹیکتے ہوئے ہماری طرف آرہے ہیں۔ ہم حضور کو دیکھ کر احتراماً کھڑے ہوگئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں بیٹھے رہو اور دیکھو جس انداز میں عجمی ایک دوسرے کے احترام کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تم ایسے نہ کھڑے ہوا کرو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مَیں تو اللہ کا صرف ایک بندہ ہوں۔ اس کے دوسرے بندوں کی طرح مَیں بھی کھاتا پیتا ہوں اور انہیں کی طرح اٹھتا بیٹھتا ہوں۔

(الشفاء لقاضی عیاض باب تواضعہ)

پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی طرف رخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے۔ نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین کی طرف آپؐ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔ آپؐ اکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے، اپنے صحابہؓ کے پیچھے پیچھے چلتے اور جب کبھی خاص جگہوں پہ جانا ہوتا تو ان کا خیال رکھتے۔ ہر ملنے والے کو سلام میں پہل کرتے۔

(شمائل ترمذی باب خلق رسول اللہ ﷺ)

اور آپؐ کا یہ صحابہؓ کے ساتھ اس طرح گھل مل کر بیٹھنا اور کوئی تخصیص نہ ہونا بعض نئے آنے والوں کو مشکل میں ڈال دیتا تھا۔ جو آپؐ کو جانتے نہ تھے ان کے لئے آپؐ کو پہچاننا مشکل ہوجایا کرتا تھا۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر جب مدینہ میں ورود فرما ہوئے تو دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ کی شدت تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما ہوئے۔ لوگ جوق در جوق آنے لگے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جو آپؐ کے ہم عمر ہی تھے۔ اہل مدینہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے اکثر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے قبل نہ دیکھا تھا۔ لوگ آپؐ کے پاس آنے لگے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے آپؐ کو نہ پہچانتے تھے۔ پہچاننا مشکل ہوگیا۔ تو آپؐ اس قدر عاجزی اور سادگی کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ سب لوگ حضرت ابوبکرؓ کو ہی سمجھنے لگے کہ وہ ہی نبی ہیں، رسول خدا ہیں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ محسوس کیا تو کھڑے ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی چادر سے سایہ کرنے لگے جس سے لوگوں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔

(سیرت ابن هشام باب منازل رسول اللہ ﷺ بالمدینة)

پھر آپؐ کی انتہائی عاجزی کا ایک اور روایت میں یوں ذکر آتا ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم)، اے ہم میں سے سب سے بہترین اور اے ہم میں سے بہترین لوگوں کی اولاد، اور اے ہمارے سردار اور ہمارے سرداروں کی اولاد! آپ نے سنا تو فرمایا کہ دیکھو تم اپنی اصل بات کہو اور شیطان کہیں تمہاری پناہ نہ لے۔ مَیں محمد بن عبداللہ ہوں اور اللہ کا رسول ہوں۔ مَیں نہیں چاہتا کہ تم لوگ میرا مقام اس سے بڑھا چڑھا کر بتاؤ جو اللہ نے مقرر فرمایا ہے۔ یہ ساری باتیں جو آنے والے نے کہی تھیں سچ تھیں ایک بھی غلط نہیں تھی لیکن آپؐ کی عاجزی نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس طرح کوئی آپؐ کی تعریف کرے۔ فوراً اسے ٹوک دیا۔ کسی دنیاوی بادشاہ کے دربار میں جائیں بلکہ کسی عام امیر آدمی کے پاس ہی چلے جائیں تو جب تک اس کی تعریف نہ کریں وہ آپ کی بات سننا نہیں چاہتا۔ اکثر یہی ہوتا ہے اور وہ بھی جھوٹی تعریفیں ہوتی ہیں، مبالغہ سے پُر ہوتی ہیں۔ لیکن آپؐ کے بارے میں حقیقت بیان کی جارہی ہے اس کو بھی آپ کہہ رہے ہیں کہ نہیں اس طرح بیان نہ کرو۔ پھر باوجود اس کے کہ آپؐ کو اپنے اعلیٰ مقام کا خوب خوب علم تھا لیکن عاجزی کا اظہار اس سے بڑھ کر تھا۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَیں بنی آدم کا سردار ہوں مگر اس میں کوئی فخر کی بات نہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے زمین کو پھاڑا جائے گا۔ مگر اس میں کوئی فخر کی بات نہیں۔ قیامت کے دن مَیں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ لیکن وَلَا فَخْر اس میں کوئی فخر کی بات نہیں۔ اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ لیکن اس میں کوئی فخر نہیں۔ (ابن ماجه کتاب الزهد باب ذکر الشفاعة)

پھر سفروں یا جنگوں وغیرہ پر جاتے ہوئے بھی سواریوں کی کمی کی وجہ سے جو سلوک دوسرے قافلے والوں کے ساتھ ہوا کرتا تھا آپؐ اپنے لئے بھی وہی پسند فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ

کے لئے تشریف لے گئے تو صرف ستّر سواریاں تھیں اور تمام صحابہ ان پر سوار نہ ہو سکتے تھے چنانچہ تین تین اور چار چار صحابہ باری باری ایک ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی کوئی الگ اونٹ نہ تھا۔ آپؐ اور حضرت علیؓ اور مرثد بن ابی مرثد، ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ (سیرت ابن هشام باب خروج رسول الله ﷺ الی بدر)۔ اور باوجود اصرار کے بھی آپؐ نہیں مانا کرتے تھے کہ نہیں اسی طرح باری کے حساب سے ہم بیٹھیں گے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے عبداللہؓ بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ آپؐ کے لئے کپڑے کا سایہ کیا گیا۔ جب آپ نے سایہ دیکھا اور سر اوپر اٹھایا اور دیکھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کپڑے سے سایہ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا رہنے دو۔ کپڑا لے کر رکھ دیا اور فرمانے لگے مَیں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ (مجمع الزوائد جلد 9)

پھر ایک روایت میں ایک سفر کا حال یوں بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ صحابہ کے ساتھ سفر پر تھے۔ راستہ میں کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو ہر ایک نے اپنے اپنے ذمے کچھ کام لئے۔ کسی نے بکری ذبح کرنے کا کام لیا تو کسی نے کھال اتارنے کا، اور کسی نے اسے پکانے کی ذمہ داری لی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کر کے لاؤں گا۔ صحابہ نے عرض کیا حضور! ہم کام کرنے کے لئے کافی ہیں۔ آپؐ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مَیں جانتا ہوں لیکن مَیں امتیاز پسند نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو ناپسند کرتا ہے جو اپنے ساتھیوں میں امتیازی شان کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہو۔

پھر باوجود اس کے کہ بعض کاموں کے لئے کارندے مقرر کئے ہوئے تھے لیکن آپ کے پاس وقت ہوتا تھا تو وہ کام خود بھی کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ عبداللہ بن طلحہؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے کہا کہ صبح کے وقت میں ابوطلحہ کے ساتھ اس کے نومولود بیٹے کو گھٹی دلوانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اونٹ داغنے کا آلہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے۔ جو زکوٰۃ میں بیت المال کے پاس اونٹ آئے تھے ان کو نشان لگا رہے تھے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب وسم الامام ابل الصدقة)

آپ اس انتظار میں نہیں رہے کہ بیت المال کے اونٹ ہیں جن لوگوں کے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے وہ خود آ کر یہ کام کر لیں گے۔ بلکہ جب دیکھا کہ وقت ہے تو ایک عام کارکن کی طرح خود ہی یہ کام سرانجام دینے لگے۔

پھر گھر کے کام کاج بھی آپ ایک عام آدمی کی طرح کیا کرتے تھے۔ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے اور یہی آپ فرماتے تھے کہ مَیں تو محض ایک انسان ہوں اور عام انسانوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں اور اٹھتا بیٹھتا ہوں اور اس لئے مَیں کام بھی کرتا ہوں۔

پھر ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں، اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھریلو کام کاج میں مدد فرماتے تھے۔ آپؐ کپڑے خود دھو لیتے تھے۔ گھر میں جھاڑو بھی دے لیا کرتے تھے۔ خود اونٹ کو باندھتے تھے۔ اپنے پانی لانے والے جانور اونٹ وغیرہ کو خود چارہ ڈالتے تھے۔ بکری خود دوہتے تھے، اپنے ذاتی کام بھی خود کر لیتے تھے۔ خادم سے کوئی کام لیتے تو اس میں اس کا ہاتھ بھی بٹاتے تھے۔ حتیٰ کہ اس کے ساتھ مل کر آٹا بھی گوندھ لیتے۔ بازار سے اپنا سامان خود اٹھا کر لاتے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 49 و 121۔ اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 29۔ مشکوٰۃ صفحہ 520)

اب جو گھر میں کام ہو رہے ہیں وہ تو کسی کو باہر نظر نہیں آ رہے لیکن بازار سے جب سامان لا رہے ہیں کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ خود اپنی چیزیں بازار سے اٹھا کر لاؤں گا تو لوگ کیا کہیں گے۔ یہ اس معاشرے میں جہاں بڑائی کا بہت زیادہ اظہار ہوتا تھا اس معاشرے میں یہ ایک عجیب چیز تھی۔ کبھی بھی آپؐ کو اس جھوٹی عزت کی پرواہ نہیں تھی۔

پھر حضرت ابومسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مخاطب ہوئے تو وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو سنبھالو مَیں کوئی بادشاہ نہیں بلکہ ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ (سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب القديد)

تو اپنی عاجزی کا اظہار فرمایا۔ آپؐ کو یہ برداشت نہ تھا کہ کوئی آپؐ کو ایک عام انسان سے زیادہ سمجھے۔ یہ تو دنیاداروں کی نشانی ہے کہ وہ اپنے آپ کو عام انسانوں سے بڑا سمجھتے ہیں اور یہ ذہنیت اس تکبر کی وجہ سے ہوتی ہے جو ایک دنیادار کے ذہن میں ہوتا ہے اور آپؐ جو عاجزی کے اعلیٰ ترین خلق پر قائم تھے کس طرح برداشت کر سکتے تھے کہ کوئی آپؐ سے اس طرح خوفزدہ ہو جس طرح متکبر بادشاہ سے لوگ خوفزدہ ہوتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود نے اس واقعہ کا یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

"دیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں اگرچہ ایسی تھیں کہ تمام انبیاء سابقین میں اس کی نظیر نہیں ملتی مگر آپؐ کو خدا تعالیٰ نے جیسی جیسی کامیابیاں عطا کیں آپؐ اتنی ہی فروتنی اختیار کرتے گئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص آپؐ کے حضور پکڑ کر لایا گیا۔ آپؐ نے دیکھا کہ وہ بہت کانپتا تھا اور خوف کھاتا تھا۔ مگر جب وہ قریب آیا تو آپؐ نے نہایت نرمی اور لطف سے دریافت فرمایا کہ تم ایسے ڈرتے کیوں ہو۔ آخر میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں اور ایک بڑھیا کا فرزند ہوں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 548 جدید ایڈیشن)

پھر معاشرے کے دھتکارے ہوئے طبقے، غریب لوگ بلکہ ذہنی طور پر کمزور لوگوں کے لئے بھی آپؐ انتہائی عاجزی سے ان کا خیال کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ مدینہ کی ایک عورت جس کی عقل میں کچھ فتور تھا، حضورؐ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ مجھے آپؐ سے کچھ کام ہے۔ لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ان لوگوں کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتی میرے ساتھ آ کر علیحدگی میں سنیں۔ حضورؐ نے اس کی بات سن کر فرمایا کہ اے فلاں! تو مدینہ کے راستوں میں سے جس راستے پر تو چاہے میں وہاں تیرے ساتھ جاؤں گا۔ وہاں بیٹھ کر تیری بات سنوں گا اور جب تک تیری بات سن کر تیری ضرورت پوری نہ کر دوں وہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی بات سن کر وہ حضورؐ کو ایک راستہ پر لے گئی۔ وہاں جا کر بیٹھ گئی۔ حضور بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور جب تک اس کی بات سن کر اس کا کام نہ کر دیا حضور وہیں بیٹھے رہے۔ (مسلم كتاب الفضائل باب قربة من الناس)

اب یہ نہیں کہ بے عقل ہے، غریب ہے، چھوڑ دیا بلکہ اس سے بھی انتہائی عاجزی سے پیش آئے۔

پھر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: خالی شیخیوں سے اور بے جا تکبر اور بڑائی سے پرہیز کرنا چاہئے اور انکساری اور تواضع اختیار کرنی چاہئے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو حقیقتاً سب سے بڑے اور مستحق بزرگ تھے ان کے انکسار اور تواضع کا ایک نمونہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ ایک اندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن آپؐ کے پاس عمائد مکہ اور رؤسا شہر جمع تھے اور آپؐ ان سے گفتگو میں مشغول تھے۔ باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے کچھ دیر ہو جانے سے وہ نابینا اٹھ کر

چلا گیا۔ یہ ایک معمولی بات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق سورۃ نازل فرما دی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں گئے اور اسے ساتھ لا کر اپنی چادر مبارک بچھا کر بٹھایا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں عظمت الٰہی ہوتی ہے ان کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں ولرزاں رہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 611-612 جدید ایڈیشن)

پھر دیکھیں اس عاجزی کا ایک اور اعلیٰ نمونہ۔ آپؐ جن کے منہ سے نکلے ہوئے ہر کلمے کو خدا تعالیٰ قبولیت کا شرف بخشتا تھا یہاں تک کہ آپؐ کو یہ دعا بھی کرنی پڑی کہ یا اللہ! بعض دفعہ میں کسی کو مذاق میں یا ویسے ہی کوئی بات کہہ دیتا ہوں تو کہیں اس کی وجہ سے اس کو پکڑ میں نہ لے لینا بلکہ اس کے بداثر سے اس کو محفوظ رکھنا۔ جس ہستی کا یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ میری اتنی سنتا ہے کہ عام کہی ہوئی بات سے بھی کوئی پکڑ میں نہ آ جائے تو اس کے باوجود وہ اپنے لئے کسی دوسرے کو دعا کے لئے کہے تو یہ عاجزی کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے حضرت عمرؓ نے عمرہ پر جانے کے لئے اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دیدی اور کمال انکسار سے فرمایا کہ اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات سے اتنی خوشی ہوئی کہ ساری دنیا بھی مل جاتی تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔ (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء)۔ حضرت عمرؓ کو یہ خوشی یقیناً اس بات سے بھی ہوئی ہوگی اور یقین ہوگا کہ آپؐ کے یہ فرمانے کے بعد میری دوسری بھی تمام دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی دعاؤں کی قبولیت کی بھی یقیناً دعا کی ہوگی۔

پھر دیکھیں عاجزی کی انتہا ہے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام انبیاء پر فضیلت دی۔ آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ تمام امتوں کی فلاح آپؐ کے ہاتھ پر اکٹھا ہونے میں رکھی ہے۔ لیکن جب ایک مسلمان اور یہودی کی لڑائی ہوتی ہے تو آپ مسلمان کو نصیحت کرتے ہیں، سرزنش کرتے ہیں۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی اور مسلمان کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی اور چن لیا۔ اس پر یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی اور چن لیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ دے مارا۔ یہودی شکایت لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور تمام واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کیا۔ آپؐ نے اس مسلمان کو بلا کر اس واقعہ کے بارے میں پوچھا اور تفصیل سن کر اس مسلمان پر ناراض ہوئے اور فرمایا لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی مجھے موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو۔

(بخاری کتاب الخصومات باب ما یذکر فی الاشخاص و الخصومة بین المسلم و الیهود)

پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف اور عاجزی کی ایک اور مثال۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہ پائے گا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپؐ بھی؟ فرمایا ہاں مَیں بھی اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پاؤں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سائے میں لے لے گا۔ (یعنی اس کی رحمت کے نتیجہ میں مجھے نجات ملے گی)۔ پس تم سیدھے رہو اور (شریعت کے) قریب رہو اور صبح و شام اور رات کے اوقات میں (عبادت کے لئے) نکلو اور میانہ روی اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو تو تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے‘‘۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبیؐ و اصحابه و تخلیهم من الدنیا)

دیکھیں جس نبی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ اس نبی کی بیعت بھی خدا تعالیٰ کی بیعت ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ رہا کہ میرے سے وہ کام ہو ہی نہیں سکتے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہوں بلکہ اپنی بشریت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فرما رہے ہیں کہ مجھے بھی اپنے اعمال کی وجہ سے کچھ نہیں ملے گا بلکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کی وجہ سے ملے گا۔

ایک اور موقع پر اپنے عزیزوں کو اور اپنی بیٹی فاطمہ کو کہا کہ تم لوگ یہ نہ سمجھنا کہ میرے ساتھ تعلق، میرے ساتھ پیار یا محبت یا میرا تم سے پیار یا محبت تمہیں بخش دے گا، تمہاری بخشش کے سامان پیدا کر دے گا۔ فرمایا کہ بلکہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ کبھی نہ سمجھنا کہ خدا تعالیٰ تم سے اس لئے درگزر فرمائے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو (فاطمہؓ کو فرمایا تھا)۔ باوجود اس کے کہ آپؐ کو شفاعت کا حق دیا گیا تھا۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے فاطمہ! میری لاڈلی بیٹی تیرے تھوڑے عمل بھی ہوں گے تو مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور تیری شفاعت کروں گا تو بخش دی جائے گی۔ فرمایا میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ پس اس کا فضل اور رحم ہر وقت مانگنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ مجھے بھی اس کے رحم کی چادر نے ہی لپیٹنا ہے۔

پھر دیکھیں عاجزی کا وہ نظارہ جہاں اگر کوئی اور ہو تو فخر سے سر اونچا ہوا اور چہرے سے رعونت ٹپکتی ہو، تکبر ہو۔ فتح حاصل کر لینے کے بعد دشمن کے بچوں اور بوڑھوں کو بھی چیونٹیوں کی طرح کچل دیا جاتا ہے لیکن جس شان اور طاقت سے آپؐ نے مکہ فتح کیا اس وقت آپؐ کے دل کی جو کیفیت تھی اس کا اظہار بھی بے اختیار آپؐ کے عمل سے ہو گیا۔ اس عمل کا نقشہ تاریخ نے یوں کھینچا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے وہ دن آپ کے لئے بہت خوشی اور مسرت اور عظمت کے اظہار کا دن تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے ان فضلوں کے اظہار پر خدا کی راہ میں بچھے جاتے تھے۔ خدا نے جتنا بلند کیا آپ انکساری میں اور بڑھتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کا سر جھکتے جھکتے اونٹ کے کجاوے سے جا لگا۔ جس کجاوہ پر بیٹھے ہوئے تھے اس کے آگے ابھرے ہوئے حصے سے جا لگا اور اللہ تعالیٰ کے نشانوں پر اس کی حمد و ثنا میں مشغول تھے۔

(سیرۃ ابن هشام باب وصول النبیؐ ذی طوی جلد 2 صفحہ 405)

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں:

’’عُلُوّ جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کو دیا جاتا ہے‘‘ یعنی بلندی اور اعلیٰ مقام ’’وہ انکسار کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اور شیطان کا عُلُوّ استکبار سے ملا ہوا تھا‘‘ یعنی شیطان کی بلندی تکبر میں ہوتی ہے۔ ’’دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکّہ کو فتح کیا تو آپؐ نے اسی طرح اپنا سر جھکایا اور سجدہ کیا جس طرح ان مصائب اور مشکلات کے دنوں میں جھکاتے اور سجدے کرتے تھے جب اسی مکّہ میں آپؐ کی ہر طرح سے مخالفت کی جاتی اور دکھ دیا جاتا تھا جب آپؐ نے دیکھا کہ میں کس حالت میں یہاں سے گیا تھا اور کس حالت میں اب آیا ہوں تو آپؐ کا دل خدا کے شکر سے بھر گیا اور آپ نے سجدہ کیا‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 404 حاشیہ جدید ایڈیشن)۔

پس یہ ہے عاجزی کی وہ اعلیٰ ترین مثال جو طاقت و فتح حاصل کر لینے کے بعد آپؐ نے دکھائی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی آپؐ کی اس عاجزی کو کس طرح انعامات سے نوازا۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسرافیل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس تواضع کی بدولت جو آپؐ نے اس کے لئے اختیار کی یہ انعام عطا کیا ہے کہ آپؐ قیامت کے روز تمام بنی آدم کے سردار ہوں گے۔ سب سے اول حشر بھی آپؐ کا ہوگا۔ سب سے پہلے شفیع بھی آپؐ ہوں گے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر جو آپؐ نے دعا کی اس کے الفاظ یہ تھے۔ اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی تو مخفی نہیں ہے مَیں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہی تو ہوں۔ تیری مدد اور پناہ کا طالب ہوں، سہما اور ڈرایا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہو کر تیرے پاس چلا

آیا ہوں۔مَیں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ہاں تیرے حضور میں ایک ذلیل گناہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ایک اندھے نابینے کی طرح ٹھوکروں سے خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔اے اللہ تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے۔

(مجمع الزوائدھیثمی مطبوعہ بیروت۔ جلد 3صفحہ 252 وطبرانی جلد 11صفحہ 174بیروت)

دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنی تسلیاں اور انعامات ملنے کے باوجود قرآن کریم میں کئی جگہ ان کا ذکر ہے۔اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھا کہ مَیں ہوں تو اللہ کا ایک بندہ ہی ہوں تو ایک بشر ہی اس لئے آخر تک اس عاجزی کے ساتھ اپنے خدا سے اس کا رحم اور فضل مانگتے رہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ کی رضا میں فانی لوگ نہیں چاہتے کہ ان کو کوئی درجہ اور امامت دی جاوے۔ وہ ان درجات کی نسبت گوشہ نشینی اور تنہا عبادت کے مزے لینے کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔مگر ان کو خدا تعالیٰ کشاں کشاں خلق کی بہتری کے لئے ظاہر کرتا اور مبعوث فرماتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو غار میں ہی رہا کرتے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ ان کا کسی کو پتہ بھی ہو۔آخر خدا تعالیٰ نے ان کو باہر نکالا اور دنیا کی ہدایت کا بار ان کے سپرد کیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزاروں شاعر آتے اور آپؐ کی تعریف میں شعر کہتے تھے مگر لعنتی ہے وہ دل جو خیال کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعریفوں سے پھولتے تھے۔وہ ان کو مردہ کیڑے کی طرح خیال کرتے تھے۔ مدح وہی ہوتی ہے جو خدا آسمان سے کرے۔ یہ لوگ محبت ذاتی میں غرق ہوتے ہیں۔ان کو دنیا کی مدح وثنا کی پرواہ نہیں ہوتی۔تو یہ مقام ایسا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ آسمان اور عرش سے ان کی تعریف اور مدح کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد 3صفحہ 187 جدید ایڈیشن)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ''ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل'' کی روشنی میں

تلی کی تکالیف اور علاج

ہومیو ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب

برائیونیا (Bryonia)

جگر کی گہری بیماریوں میں حسب ذیل نسخہ بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ برائیونیا 200 دن میں ایک دو بار اور سلفر 30 دن میں تین دفعہ روزانہ اس کے ساتھ کارڈس میریانس مدر ٹنکچر کے چند قطرے پانی میں ملا کر دن میں تین دفعہ دی جائے۔ Hepatitis B میں بھی یہ نسخہ بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔ یہی نسخہ جگر کے کینسر میں بھی مفید ہے۔ (ص162)

بعض اوقات جگر کی امراض تلی میں منتقل ہو جاتی ہیں۔خصوصاً مزمن ملیریا میں ایسا ہوتا ہے۔ پہلے جگر خراب ہوتا ہے پھر تلی پھول جاتی ہے۔ایسے مریضوں کو کارڈس میریانس کے علاوہ سیانوتھس (Ceanothus) مدر ٹنکچر میں دینی چاہئے۔ سیانوتھس تلی کی بہترین دوا ہے۔بعض دفعہ ایسے مریضوں کے پیٹ پھول جاتے ہیں،تلی اور جگر کی جگہ پرسوزش اور ان میں سختی پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔ایسے مریضوں کا علاج جگر کی مندرجہ بالا ادویہ اور سیانوتھس سے کرتے ہیں۔اللہ کے فضل سے دو تین مہینے کے اندر اندر حیرت انگیز طور پر شفا ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ پیٹ اپنے پہلے حجم پر واپس لوٹ آتا ہے اور دبانے سے بھی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔جن علاقوں میں ملیریا کثرت سے ہوتا ہے وہاں یہ تکلیفیں عام ہوتی ہیں۔ وہاں یہی نسخہ استعمال کرنا چاہئے۔ (ص163)

کارڈس میریانس

(Carduus Marianus)

یہ دوا پتے کی پتھریوں میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ پتے کی جھلی کے اوپر سوجن آ جاتی ہے اور درد ہوتی ہے۔ تلی کے پاس چبھن کا احساس ہوتا ہے۔ بائیں طرف کی جلد بہت زود حس ہو جاتی ہے اور دکھتی ہے۔

(ص 260)

سیانوتھس (Ceanothus)

صرف جگر بڑھنے کے نتیجہ میں پیٹ کے دائیں طرف سختی ملتی ہے مگر تلی بھی خراب ہو جائے تو دونوں طرف سختی محسوس ہو گی۔تلی کی خرابیوں کے لئے اس سے بہتر دوا میرے علم میں نہیں۔اگر تلی میں سختی پیدا ہو جائے تو خون کی شریانیں سخت ہو جاتی ہیں۔اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ایسے مزمن بلڈ پریشر میں جس کا تعلق جگر اور تلی سے ہو سیانوتھس کو استعمال کرنا چاہئے۔ یہ خون کے دباؤ کو کم کرتی ہے۔ بلڈ پریشر کا تعلق عموماً دل اور گردے سے ہوتا ہے لیکن جب بیماری کا مرکز جگر اور تلی ہو تو اس صورت میں سیانوتھس دینی چاہئے......اسی تعلق میں ایک دوا ٹینوسپورا کارڈی فولیا (Tinospora Cordifolia) ہے۔ یہ آیورویدک طب میں تلی کی تکلیفوں میں بطور خاص استعمال ہوتی ہے اور اسے بہت مفید پایا گیا ہے۔

(ص 268,267)

چینینم آرس

(Chininum Ars)

ملیریا کے ختم ہونے کے بعد جو بداثرات جسم میں باقی رہ جاتے ہیں ان کو دور کرنے کی اچھی دوا ہے۔عموماً جگر اور تلی بڑھ جاتے ہیں۔جلد پر خشکی اور بے رونقی نظر آتی ہے۔ ساری جلد زرد پڑ جاتی ہے۔ سانس بہت چڑھتا ہے۔ بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ایسے مریضوں کو چینینم آرس فوری فائدہ نہیں پہنچاتی۔ ہاں لمبا عرصہ استعمال کرنے سے ان کی کایا پلٹ دیتی ہے۔

(ص283)

ملیریا کے بعد پیٹ میں جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں وہ سب چینینم آرس میں پائی جاتی ہیں۔ جگر اور تلی ابھرے ہوئے مگر باقی سارا پیٹ سکڑ کر کمر کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ (ص286)

کولیسٹرینم

(Cholesterinum)

حضور فرماتے ہیں:۔

''میں نے اپنے تجربہ سے اسے جگر، پتہ، تلی اور لبلبہ کی امراض میں بہت مفید پایا ہے۔......تلی بڑھ جائے تو اچھا اثر دکھاتی ہے۔ (ص289)

چائنا (China)

اگر جگر اور تلی میں سوزش ہو اور یرقان کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں نیز پتہ میں درد ہو تو ان سب علامتوں میں اگر چائنا مزاجی دوا ہو گی تو مفید ہو گی۔ایسی صورت میں یہ 30 طاقت میں کچھ عرصے تک مسلسل کھلانی چاہئے۔

(ص300)

آیوڈم (Iodum)

اس دوا میں جگر، تلی اور گلے کی سوزش بھی ملتی ہے۔ عموماً ایسی سوزش اور غدودوں کی تکلیف کے نتیجہ میں مریض کو دست لگ جاتے ہیں۔ (ص470)

آیوڈم میں اندرونی اعضاء مثلاً جگر، تلی بھی پھول کر سخت ہو جاتے ہیں۔اور سارا جسم سوکھ جاتا ہے۔اس کے باوجود بھوک بدستور موجود رہتی ہے لیکن آخرکار معدہ جواب دے جاتا ہے اور اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔

(ص471)

ملیریا آفیشی نیلس

(Malaria Officinalis)

ملیریا آفیشی نیلس جگر کے لئے بھی اچھی ہے۔جگر کے مقام پر درد اور اینٹھن محسوس ہو۔جگر، تلی اور گردے کام کرنا چھوڑ دیں۔جسم میں خون کی کمی واقع ہو۔سارا نظام صحت جواب دے جائے۔جلد اور چہرہ زرد ہو اور مریض بہت کمزوری اور سردی محسوس کرے تو اسے استعمال کرنا چاہئے۔ (ص575)

ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ دکھی اور ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔مخیّر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 48344 میں چوہدری ناصر احمد گوندل

ولد عبدالواحد مرحوم قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 22-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والدین زرعی رقبہ 4 ایکڑ کوٹری مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ بینک بیلنس -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/32000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری ناصر احمد گوندل گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف وصیت نمبر 27073 گواہ شد نمبر 2 چوہدری فاخر احمد گوندل ولد چوہدری ناصر احمد گوندل

مسل نمبر 48345 میں ناہید ناصر

زوجہ چوہدری ناصر احمد گوندل قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن النور سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 22-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 12 تولے مالیتی -/99600 روپے۔ 2۔ بینک بیلنس -/10000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناہید ناصر گواہ شد نمبر 1 شیخ مبارک احمد ولد شیخ نذیر احمد کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری ناصر احمد گوندل خاوند موصیہ

مسل نمبر 48346 میں چوہدری فاخر احمد گوندل

ولد چوہدری ناصر احمد گوندل قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن النور سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 22-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری فاخر احمد گوندل گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف وصیت نمبر 27073 گواہ شد نمبر 2 چوہدری ناصر احمد گوندل والد موصی

مسل نمبر 48347 میں ارم فاخر گوندل

زوجہ چوہدری فاخر احمد گوندل قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن النور سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 22-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 8 تولے مالیتی -/66400 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ارم فاخر گوندل گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف وصیت نمبر 27073 گواہ شد نمبر 2 چوہدری ناصر احمد گوندل کراچی

مسل نمبر 48348 میں چوہدری محمد لقمان احمد گوندل

ولد چوہدری ناصر احمد گوندل قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 27-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری محمد لقمان احمد گوندل گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف وصیت نمبر 27073 گواہ شد نمبر 2 چوہدری ناصر احمد گوندل کراچی

مسل نمبر 48349 میں مجیب احمد ناصر

ولد عبدالمجید ناصر قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مجیب احمد ناصر گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف وصیت نمبر 27073 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد ہاشمی ولد پیر نیاز احمد نصر اللہ مرحوم کراچی

مسل نمبر 48350 میں محمود احمد گل

ولد نور احمد گل قوم گل پیشہ کاروبار عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 120 مربع گز سمن آباد کراچی مالیتی -/2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/16000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود احمد گل گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف وصیت نمبر 27073 گواہ شد نمبر 2 نور احمد گل والد موصی

مسل نمبر 48351 میں طاہر خان

ولد سلیم خان قوم خان پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سائیکل مالیتی -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3050 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر خان گواہ شد نمبر 1 مرزا حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 16532 گواہ شد نمبر 2 ضیاء الرحمٰن ناصر محمود ولد مرزا حفیظ الرحمٰن کراچی

خان نیم پلیٹس

سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز عمر مارکیٹ ربوہ
فون شوروم: 047-6215527
طالب دعا: میاں محمد نصر اللہ ابن میاں محمد امین رہائش: 6213213

HAROON'S-3
★★★★★★★★★★★★★★★★★★
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

چلتا ہوا کاروبار MACLS برائے فوری فروخت

جس میں جدید سامان سے آراستہ کمپیوٹر لیب، آڈیو وڈیو لینگویج لیب، طلبہ و طالبات کے سیکشنز کا مکمل فرنیچر اور وال ٹو وال کارپٹ کے علاوہ الیکٹرک اسپلا سنٹر

اس وقت ادارے میں کمپیوٹر + لینگویج کی کلاسز جاری ہیں 4 سال تک کوالٹی ایجوکیشن دینے والا ادارہ

ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز کالج روڈ ربوہ برائے رابطہ: 0333-6572314, 212088

بجلی بند رہے گی

تمام صارفین واپڈا نیو چناب نگر فیڈر کو اطلاع دی جاتی ہے کہ 12، 14، 19، 21، 23 اور 26 جولائی 2005ء کو بوجہ کنسٹرکشن ورک تاریں تبدیل کرنے کیلئے روزانہ صبح 6 بجے سے 12 بجے دوپہر تک بجلی بند رہے گی جس سے مندرجہ ذیل محلہ جات متاثر ہونگے۔ مسلم کالونی، دارالنصر، چھنی قریشیاں، دارالعلوم دارالبرکات، کھچیاں، بیوت الحمد، نصیر آباد، طاہر آباد، ڈاور، پٹھانکوٹ، خضر کے

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر)

درخواست دعا

مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب لاہور کینٹ لکھتے ہیں کہ خاکسار عرصہ دراز سے ہائی بلڈ پریشر اور اعصابی تناؤ کا شکار ہے ہفتہ عشرہ سے دائیں گھٹنے اور پنڈلی میں ناقابل برداشت درد کی تکلیف ہے احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم عبداللطیف صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ درشہوار صاحبہ کی تقریب شادی مورخہ 15 جون 2005ء کو بخیر وخوبی سرانجام پائی۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ڈوگر صدر محلہ نے دعا کرائی۔ قبل ازیں مکرمہ دُرشہوار صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم امجد مختار پاشا صاحب آف اسلام آباد ابن مکرم مختار احمد صاحب مبلغ -/60000 روپیہ حق مہر پر مکرم مقصود احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت البشیر میں مورخہ 30- مئی 2005ء کو کیا تھا۔ احباب سے جانبین کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 12 جولائی 2005ء	
طلوع فجر	3:31
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 642605-632606

DUBAI DUBAI
PROPERTIES AT OWNERSHIP BASIS
Invest in Dubai's vibrant free hold property market
Excellent premiums / rentals returns
Residence Visa for buyer & immediate family members
M Zahid Qureshi Mansoor Ahmed
Mobile (++) 97150 462 0804 Mobile (++) 97150 6546524
Fax (++) 9716 559 6674 Tel (++) 971 4 366 3711
E.Mail: dxbproperties@yahoo.com

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

ڈیلر
Samsung, Sony. LG. PEL Dawlance, Mitsubishi, Orient, Waves, Super National Super Asia` Success, kentex
احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستان الیکٹرونکس
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
سپلٹ ایئرکنڈیشنر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
ایک بار ضرور تشریف لائیں۔
C1/2/26 زد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود واسے ساجد (سابقہ ریجنل سیلز مینیجر Pel) فون 5124127-5118557-0300-4256291

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناٹاؤن نزد گوبٹ ٹمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395
طالب دعا: میاں عباس علی میاں ریاض احمد میاں نعیم اسلم

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ایئر کنڈیشنر
سپلٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
ڈی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
7353105
Email: uepak@hotmail.com

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

زاہد اسٹیٹس بلڈرز اینڈ ڈویلپر
گوادر
لاہور اسلام آباد راولپنڈی کراچی
اور اب میں بھرپور اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کا بہترین موقع
گوادر کی پراپرٹی میں سرمایہ کاری میں ہے آپ کا روشن مستقبل
چیف ایگزیکٹو ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
ایگزیکٹو چوہدری عمر فاروق
Head Office: 10-Hunza Block, Allama Iqbal Town, Lahore 042-7441210 0300-8458676
Branch Office: 41-Y Gole Plaza, Ground Floor, Defence, Lahore Ph: 5740192, 5744284 0300-8423089
Gwadar Office: 042-7441210, 0300-8458676 Mob: 0333-4672162
Website Address: www.zahidestates.com
E-Mail: zanfa119@hotmail.com

C.P.L 29-FD

ڈیلر: فریج، ایئرکنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد فون: 7223347-7239347-7354873

زرگل ہیئر آئل
سکری اور گرتے بالوں کیلئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

البشیر۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوک فون 04524-214510 ربوہ 04942-423173

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

New BALENO SUZUKI
...New look, better comfort
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384